السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ہمارے امام ہر صلوٰۃ المکتوبہ کے بعد دعا اجتماعی فرماتے ہیں اور کبھی ترک نہیں کرتے۔ کیا امام صاحب کا یہ عمل ازروئے قرآن وحدیث درست ہے بینواوتوجرو۔ (سائل : محمد نذیر حنیف

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا مسئلہ خاصا متنازعہ فیہ بن چکا ہے۔ قائلین اور نافین ایک ایک حد پر گامزن ہیں اور یوں یہ مسئلہ افراط اور تفریط کی زد میں آچکا ہے۔ قائلین اجتماعی دعا اس دعا کو نماز کا حصہ اور جز سمجھے بیٹھے ہیں، اور نافین اس دعا کو شجر ممنوعہ قرار دینے پر مصر ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں باتیں صحیح نہیں۔ ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ کبھی کبھی مانگ لی جائے اور کبھی یہ اجتماعی دعا چھوڑ دی جائے تاکہ التزام مالا یلزم کا قبح پیدا نہ ہو۔ ہر چند کہ اجتماعی دعا کے ثبوت میں پیش کی جانے والی احادیث ضعیف ہیں۔ مگر نہ اس قدر ضعیف ہیں کہ اس دعا کو بدعت کے کھاتے میں ڈال دیا جائے۔ بہر حال ناغہ کے ساتھ یہ دعا جائز ہے دوام اور استمرار جائز نہیں کہ اِلتزام مالا یلزم لازم آتا ہے۔ علاوہ ازیں فتاوی نذیریہ اور فتاویٰ ثنائیہ میں اس اجتماعی دعا کے جواز میں مفصل فتاویٰ موجود ہیں اور اس مسئلہ پر فقیر کا ایک مفصل فتویٰ ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہو چکا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص276

محدث فتویٰ